Kiran Shahzadi   **Test - 2   Islamiat**

سوال نمبر "1"

تہذیب و ثقافت میں فرق:

تہذیب کے لغوی معنی و مطلب!

تہذیب کا لفظ عربی کے لفظ ھذب سے نکلا ہے جس کے معنی کانٹ چھانٹ کرنا سنوارنا کے ہیں۔ جبکہ اردو میں اس کے معنی اصلاح کرنا، صفائی، بہتری، طرز معاشرت، رہنے سہنے کے انداز کے ہیں۔

تہذیب کی لغوی تعریف کے مطابق اس سے مراد کسی شاخ کی تراش خراش ہی ہے۔ ایک مالی باغ میں پودوں کی شاخوں کی تراش خراش کر کے انہیں پانی دیتا ہے، کھاد ڈالتا ہے۔ پودوں کے سوکھے پتوں کو صاف کرتا ہے۔ پھیلی ہوئی شاخوں کو سمیٹتا ہے اور اس حالت میں لاتا ہے جن سے وہ خوبصورت اور جاذب نظر لگتی ہیں۔ تہذیب بھی اسی طرح انسان کو اصلاح کے ذریعے صاف کرتی ہے۔ اس سمیٹ کر گندگی سے بچا کر اس کی نشو ونما کرتی ہے کہ انسان کی شخصیت نکھر کر سامنے آتی ہے۔

ثقافت سے مراد:

ثقافت کے معنی دانائی کے، کسی کام کو کرنے میں مہارت حاصل کرنے کے، طرز تمدن، تہذیب و ادب کے ہیں۔ ثقافت انسان کو مہذب بناتی ہے۔ اس سے مراد کسی چیز کو بنانے سنوارنے کے ہیں۔ گویا تہذیب اور ثقافت کے بنیادی معنی ایک ہی ہیں۔ دونوں ہی سے مراد انسان کی شخصیت کو نکھارنے اور سنوارنے، ایک باعزت، مہذب انسان بنانے کے ہیں۔

تہذیب و ثقافت کسی ایک فرد کی انفرادی شخصیت کو نہیں بلکہ ایک معاشرے

پوری ایک قوم کی مشترکہ کوششوں کا نام ہے۔ ایک قوم کے مسلسل عمل کا نام ہے۔ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے جسے اپنی بقا کے لئے ایک معاشرے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور تہذیب انسان کو اسی معاشرے میں رہنے سہنے کے طریقے سکھاتی ہے۔ ہر زمانہ کی تاریخ، جغرافیہ کا اس کی تہذیب پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ تہذیب کی اصل قوت وہ علم ہے جو انسان کو ذہنی، اخلاقی وسائل سے وابستہ کرتا ہے۔

اسلامی تہذیب اور اس کی نمایاں خصوصیات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 1400 سال قبل اصلاحات فرمانے کے ذریعے ایک ایسی تہذیب کی بنیاد رکھی جو صرف عرب تک ہی نہیں بلکہ ایشیا، افریقہ، یورپ بلکہ پوری دنیا میں دیکھی اور پائی جاتی ہے۔ اسلام سے پہلے بھی کئی تہذیبیں آئیں اور گئیں پر جو چیز ایک تہذیب کو دوسری سے الگ بناتی ہے وہ اس کے مواد اور انسانی زندگی پر اثر انداز ہونے والی اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اسلامی تہذیب اپنی خصوصیات کی وجہ سے باقی تمام تہذیبوں سے مختلف اور نمایاں ہے۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات:

اسلامی تہذیب کی کئی خصوصیات ہیں۔ جن میں سے چند زیر بالا بیان کی گئی ہیں

نظامِ تہذیب ایک سلطنت سا نظام:

اسلامی تہذیب کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ تہذیب ایک سلطنت سا نظام وجود میں لاتی ہے۔ باقی تہذیبوں کی طرح اس میں خدا کا تصور ایک معبود سا نہیں

ہے جس کی بس عبادت کی جائے بلکہ اس
تہذیب میں خدا کا تصور ایک حکمران سا ہے
جس نے یہ کائنات وجود میں لائی اور انسان
زندگی گزارنے کے اصول و قوائد واضح طور پر
لوگوں کو سمجھائے۔ اور اپنے پیغمبروں کے ذریعے
لوگوں تک پہنچائے جن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں آخر الزمان پر نازل ہونے والی کتاب قرآن پاک
میں اپنے تمام احکامات کا واضح ذکر فرمایا کہ لوگوں
کو ان کا پابند بنایا۔ اسلامی تہذیب کی یہ خصوصیت ہے
کہ یہ ایک ایسی ریاست کی تشکیل کرتی ہے جس
میں صرف اللہ تعالیٰ حکمران ہے اور قرآن پاک
اس کا قانون جس کی پابندی سب پر فرض ہے۔

حوالہ: "اور ہم نے کوئی قوم ایسی نہیں
بنائی جس میں ڈرانے والا
[نبی] نہ بھیجا ہو۔"
القرآن

جزا و سزا کا نظام:

اسلامی ریاست میں اللہ تعالیٰ نے آخرت
کے تصور کے ساتھ یہ بات واضح کر دی ہے کہ وہ
لوگ جو اس دنیا میں یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ
اس دنیا کے بعد اور کوئی دنیا نہیں اور
جو کچھ ہے اسی دنیا میں ہے۔ اور خود کو اندھی
گمراہی میں ڈالے ہوئے ہیں۔ ان کو اسلامی
تہذیب یہ واضح طور پر بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے آخرت کے دن کو جزا و سزا کے لئے مقرر
کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو اس دنیا میں جھوٹ
و فریب کی بنیاد پر بچ جاتے ہیں وہ یہ بات
یاد رکھیں کہ روز محشر ہر ایک عمل کا حساب
دینا ہوگا۔ یہ احساس اسلامی تہذیب

کی خصوصیت ہے جو انسان کو برائی سے روکتی اور اللہ کے احکامات کو بجا لانے کی طرف راغب کرتی ہے تاکہ انسان اللہ کی خوشنودی حاصل کر سکے۔

دین و دنیا کی بے ثباتی نہ

اسلامی تہذیب کی یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ اس میں دنیاوی زندگی کو چھوڑنے کا کوئی تصور نہیں بلکہ انسان کو واضح طور پر احکامات دیئے گئے ہیں کہ وہ اس دنیا کو اپنے دین کے ساتھ ساتھ لے کر چلے نہ کہ راہبی تہذیب کی طرح جس میں دنیوی زندگی کو چھوڑنے کا درس دیا جاتا ہے۔

حوالہ:

اور دنیاوی زندگی سے اپنے حصہ لینا نہ بھولو۔

القرآن

حوالہ:

اسلام میں ترکِ دنیا کا تصور نہیں

لا رھبانیۃ فی الاسلام

القرآن۔

انسانی عزت و وقار بحال مناصب

اسلامی تہذیب انسان کو ایک منفرد عزت و وقار مہیا کرتا ہے۔ یہ وہ واحد تہذیب ہے جو انسان کو دنیا میں خلافت کے تصور سے نائب خدا بناتی ہے۔ جو انسان کے لیے دنیا میں ایک اہم مقام و مرتبہ دیتا ہے۔ کہ انسان کی ذات اللہ سے نسبت رکھتی ہے۔ جو کہ اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیت ہے۔

حوالہ: الخلق عیال اللہ
ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے
(حدیث)

حوالہ: ولقد کرمنا بنی آدم ۵
اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی
(القرآن)

آفاقی وعالمگیریت اور اسلامی تہذیب

اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ کسی مرد پر اثر انداز نہیں بلکہ ایک مرد کے لئے نہیں۔ اس کی Implications یا اس کی پابندی جغرافیہ، زمان و مکان کے لحاظ سے تبدیل نہیں ہوتی بلکہ تمام انسانیت کے لئے ہے۔ اسی طرف یہ وہ نمایاں نکتہ وقت پر ہیں یہ نظریہ اسلامی تہذیب کا اسلامی تہذیب کو نمایاں بناتی ہے اور تمام امت مسلمہ کو ایک وحدانیت کی ڈور میں پروتی ہے۔

حوالہ: کان الناس امۃ واحدۃ ۵
سب لوگ ایک ہی جماعت اور امت سے ہیں کہ لر
(القرآن)

نظریہ تزکیہ نفس کا ذریعہ

اسلامی تہذیب کی ایک نمایاں خصوصیت ہے وہ تزکیہ نفس کا نظریہ ہے۔ تہذیب سے مراد انسان کو پاک صاف کرنا، بنانا سنوارنا کے ہیں۔ اسلامی تہذیب تزکیہ نفس کے ذریعے انسان کو ملاوٹ سے پاک کرتا ہے۔ اچھے اخلاق اپنانے اور برائی سے بچنے

کی تلقین کرتا ہے۔ جو اس کی نمایاں خصوصیت ہے۔

سوال: قد افلح من زکھا ○
بے شک جس نے تزکیہ نفس کر لیا
وہ فلاح پا گیا۔
(القرآن)

اخلاقی اقدار و صفات:

اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیت اس کا اخلاقی اقدار اور صفات پر زور ہے۔ اسلامی تہذیب تمام انسانیت کی زندگی کے ہر پہلو میں اخلاقی اقدار و صفات کی پابندگی کی تلقین کرتی ہے چاہے وہ معاشرتی، سیاسی، روزمرہ کی زندگی کے معلومات ہوں۔ یا جنگ و صلح کے معاملات ہوں انسان کو ہمیشہ اخلاقی اقدار کا پابند بنایا ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی عمل چاہے جتنا بھی بڑا اچھا کیوں نہ ہو جب تک وہ خالص اللہ کے لیے نہیں ہوگا وہ قبول نہیں ہوگا جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ انسانی زندگی میں اسلامی تہذیب کس طرح اخلاقی اقدار اور صفات کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آخرالزمان نے جنگ کے حالات میں بھی اخلاقی اقدار کو واضح رکھا جیسا کہ رات کے وقت سوتے ہوئی میں حملہ کرنے عورتوں، بچوں، بوڑھوں پر حملہ کرنے جلا کر مارنے کی ممانعت فرمائی۔

یہ بات اسلام میں اخلاقی اقدار کو نمایاں کرتے ہیں جو اسلام سے پہلے کبھی کسی بھی تہذیب میں نہیں

مذہبی رواداری:

اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات میں مذہبی رواداری ہے۔ اسلام میں مذہب کے حوالے سے کسی بھی طرح کی زبردستی نہیں ہے۔ اسلام کو تبلیغ کے ذریعے نافذ کیا گیا نہ کہ کسی طرح کی زور و زبردستی سے۔ اسلامی تہذیب اس بات کی حامی ہے کہ نہ تو اسلام میں زبردستی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ جو دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی اپنی مرضی سے اپنے مذاہب کو اپنا سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔

حوالہ: لا اکراہ فی الدین ۵
دین میں کوئی جبر نہیں۔
(القرآن)

حوالہ: اسلامی ریاست پاکستان میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے۔

قانون کی حکمرانی:

اسلامی ~~ریاست~~ تہذیبی کی خصوصیات میں سے شامل ہے کہ مغربی تہذیبوں کی طرح جہاں صدر اور حکمران قانون کے سامنے ~~directly~~ جوابدہ نہیں ہوتے جبکہ اسلامی تہذیب میں اسلامی قانون بلا تفریق ہر انسان پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ اور قاضی کو یہ حکم ہے کہ وہ بنا کسی بھی طرح کی تفریق کے قانون پر عمل کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی تہذیب اس بات کو واضح کرتا ہے کہ انسان صرف دنیا میں ہی نہیں

بلکہ تصورِ آخرت کے ذریعے روزِ محشر اللہ کے سامنے بھی جوابدہ ہے۔ جو انسان میں قانون کی پاسداری اور برائیوں سے بچنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے:

خلاصہ:

اسلامی تہذیب کی کئی نمایاں خصوصیات ہیں جیسے کہ مذہبی رواداری، قانون کی حکمرانی، تزکیہ نفس، اخلاقی اقدار و صفات، دین و دنیا کا تصور، آفاقی عالمگیریت اور سب سے بڑھ کر انسان کو عزت و وقار دینا اور ایک سلطنت کا تصور دینا ہے جو کہ کسی اور تہذیب کے حوالہ جات میں پایا عدم ہے کوئی اور تہذیب نہیں دیتی۔ ان بنیادوں پر اسلامی تہذیب اپنی نمایاں خصوصیات کی حامل ہے۔

سوال نمبر ۵

اسلام اور بنی نوع کا منفرد مقام:

اسلام سے پہلے انسان جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا اور ہر طرح کی برائیاں انسان کی شخصیت کا خاصہ تھیں۔ انسان انسانیت کے مقام سے گر چکا تھا۔ اسلام نے انسان کو ان اندھیروں سے نکالا اور انسان کو ایک منفرد مقام عطا فرمایا اور عزت و وقار بخشا جو کہ انسان جہالت کی راہ میں گنوا چکا تھا۔ ~~اور ان صفات میں~~

دنیا بننے سے پہلے انسانی وقار

اس دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے سے ہی انسان کو منفرد مقام عطا کیا گیا۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا تو تمام مخلوقات، فرشتوں، جنات، وغیرہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا منفرد مقام ہوگا کہ انسان کو سجدہ کیا گیا اللہ کے حکم سے۔

خلافت اور منفرد بنی نوع انسان کا مقام و وقار

خلافت سے مراد ہے ایک زمین جس پر اللہ کا قانون لاگو ہوگا اور جس کا نظام اللہ کے حکم کے مطابق ایک خلیفہ لاگو کروائے گا۔ خلیفہ سے مراد پیچھے آنے والا یعنی نائب یا قائم مقام۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے انسان کو منفرد مقام عطا فرمایا ہے جو کہ زمین پر نائب خدا ہونے کے ہیں۔ خدا سے یہ نسبت انسان کے مقام کو کئی گنا زیادہ بڑھا دیتی ہے۔ اسلام سے پہلے یا اسلام کے علاوہ اور کوئی مذہب دنیا میں انسان کو یہ مقام نہیں دیتا۔

حوالہ: "اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا۔"

(القرآن)

اشرف المخلوقات اور انسانی وقار

اسلام میں بنی نوع انسان کو منفرد مقام یہ دیا ہے کہ انسان کو قرآن کریم میں اشرف المخلوقات

کا خطاب دیا گیا ہے جس سے مراد ہے کہ انسان اللہ کی بنائی
ہوئی دوسری تمام مخلوقات میں سب سے اشرف ہیں۔
جبکہ فرشتے جو ہر طرح کے گناہ اور برائی سے پاک
ہیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور احکامات بجالانے میں
مشغول رہتے ہیں۔ ان پر بھی انسان کو اس کی تمام برائیوں
اور گناہوں کے باوجود اشرف قرار دیا گیا ہے اس سے
زیادہ منفرد اور اعلیٰ وقار کیا ہوگا جو کہ نوع انسان کے
لئے جو اسے اسلام مہیا کرتا ہے۔

نسبتِ خدا اور انسانی وقار

اسلام انسان کو ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے انسان
کا وقار بڑھاتا ہے اس احساس کے ساتھ کہ انسان کی نسبت
اللہ تعالیٰ کی پاک و عظیم ذات کے ساتھ ہے باقی تمام مذاہب
انسان کو ایک خدا کا عبادت کرنے والا بناتا ہے جبکہ اسلام
انسان کو یہ وقار عطا کرتا ہے کہ اس کی نسبت، تعلق اللہ تعالیٰ
کے ساتھ ہے۔

حوالہ: الخلق عیال اللہ ۰
تمام انسان اللہ کا کنبہ ہیں
(القرآن)

انسان کی انفرادیت اور یکسانیت اسلام میں:

اسلام انسان کو ایک منفرد وقار دیتا ہے کہ
ہر انسان کو اس کی انفرادی حیثیت میں تسلیم کرتا ہے
نہ کہ اجتماعیت میں۔ ہر انسان کو دوسرے سے منفرد
قرار دیا ہے اس کی اپنی خصوصیت اور صلاحیت
ہیں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ہیں۔
اور کسی انسان کو دوسرے پر فضیلت نہیں دی گئی بلکہ

تمام انسانوں کو یکساں تصور کیا گیا ہے اور فضیلت کی بنیاد صرف تقویٰ کو رکھا ہے کہ ایک انسان کسی دوسرے انسان پر اس لئے بہتر اور برتر نہیں ہوگا کہ اُس کا رنگ گورا ہے یا وہ اونچی ذات ، بڑے مرتبے پر فائز ہے یا کس کے پاس کتنی دولت ہے بلکہ تمام انسانیت برابر ہیں اسلام میں اپنی منفرد انفرادیت کے ساتھ۔ جو کہ انسان کو منفرد وقار عطا کرتا ہے۔

حوالہ: لا فضل العربی علی عجمی
عربی کو عجمی پر شرف نہیں۔

اسلام اور وقار نسوانی

اسلام سے پہلے انسان دورِ جہالت میں تھا جہاں عورتوں کو حقیر جانا جاتا تھا۔ عورت کے لئے کوئی مقام و وقار و درجہ کی بات نہیں تھی بیٹی کی پیدائش کو نامناسب سمجھا جاتا تھا اور بیٹی کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے جو منفرد وقار بنی نوع کو عطا فرمایا اسی میں عورتوں کے وقار کو جس طرح اسلام نے بلند کیا اس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔

حوالہ: عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔

حوالہ: جنت ماں کے قدموں کے نیچے ، بیٹی کی اعلیٰ پرورش اور تربیت روزِ محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی ضامن ، اسلام میں عورتوں کی تعلیم کاروبار، شادی، حتیٰ کے ہر طرح کے حقوق پورے کرنے کے احکام۔ یہ سب اس بات کی گواہ ہیں کہ اسلام کس طرح بنی نوع انسان کو منفرد وقار عطا کرتا ہے۔

انسانیت کا مذاق اڑانے کی ممانعت:

اسلام بنی نوع انسان کو منفرد وقار عطا کیا ہے کہ انسان کا مذاق اڑانا یا کسی بھی طرح کا عمل جس سے کسی بھی انسان کی دل آزاری ہو یا غم پہنچے کی ممانعت کی ہے تاکہ انسان کی دل آزاری نہ ہو۔

حوالہ: "اے ایمان والو! نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتی ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے کو طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔"

(القرآن)

اسلام اور انسان کا اخلاقی وقار:

اسلام انسان کو اخلاقی وقار عطا کرتا ہے اس احساس کے ساتھ اور اس تمیز کے ساتھ کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔ کن اوصاف کو اپنا کر انسان اپنی شخصیت کو نکھار سکتا ہے اور وہ کون سے اوصاف ہیں جن کو اپنانے سے انسان اپنے مقام و مرتبے سے گر جاتا ہے۔ انسان کو اخلاقی وقار دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا تاکہ نہ کسی فرشتے [illegible] قرآن کریم کا نزول فرمایا بلکہ ایک بشر پر تاکہ وہ انسان کو اس کے اخلاقی وقار کو اس پر واضح کرے اور انسان میں اس بات کا شعور پیدا کرے۔

حوالہ
صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

انسانی تخلیق بہترین ساخت میں :

اسلام اس بات کو واضح کرتا ہے کہ انسان کی تخلیق بہترین ساخت پر کی گئی ہے. کیونکہ انسان کو تخلیق کرنے والی پاک ذات کوئی عام نہیں بلکہ تمام جہانوں کا مالک و خالق اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق احسن بہتر ہے کوئی بھی چیز ناقص ناقص یا ناکارہ نہیں ہو سکتی. اسلام انسان کو منفرد وقار بخشتا ہے اس احساس کے ساتھ کہ اس کی تخلیق میں کہیں کوئی بھی کمی واقع نہیں ہے بلکہ وہ اپنے آپ میں بہترین تخلیق ہے. تاکہ انسان اس complex میں نہ ہو کہ وہ کسی سے بھی کسی بھی طرح کمتر ہے بلکہ انسان بس اپنے اعمال اور تقویٰ پر توجہ دے جو کہ فضیلت کی بنیاد ہے

حوالہ : لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ○
اور ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا فرمایا.
(القرآن)

اسلام اور انسانی عزت و وقار :

اسلام بنی نوع انسان کو یہ منفرد وقار عطا کرتا ہے کہ اس کی عزت کی حفاظت اور احترام دوسرے انسان پر لاگو کرتا ہے تاکہ کوئی بھی انسان کسی بھی حالات اور خیالات کے زیر اثر دوسرے انسان کی عزت و وقار کو نقصان نہ پہنچائے بلکہ اس بات

کا چاہیے رہے کہ اسے اپنے مسلمان بھائی کی عزت وقار کا محافظ ہونا ہے۔

حوالہ: "مسلمان کا مال، اس کی عزت، اور اس کا خون مسلمان پر حرام ہے۔ انسان کو اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی حقارت کرے۔"

(حدیث شریف)

انسانی حقوق اور انسانی وقار

اسلام وقار انسان کو اس طرح بلند کرتا ہے کہ اسلام انسانی حقوق کو واضح طور پر کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور انسان کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ وہ ان حقوق حقوق کو پورا کرے۔ چاہے وہ حقوق ماں باپ کے ہوں، اولاد کے ہوں، بھائی، پڑوسی، رشتہ دار، شوہر و زوجہ کے یا دوسرے مسلمانوں کے ہوں حتیٰ کہ اسلام ان حقوق میں غیر مسلموں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اس طرح انسان کا وقار بلند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق اللہ تو اپنی مرضی سے معاف کرے گا پر حقوق العباد معاف کرنے کا حق انسان کو ہی دیا گیا ہے کہ جب تک وہ انسان جس کی حق تلفی ہوئی ہے وہ معاف نہیں کرے گا اللہ بھی معاف نہیں کرے گا۔

خلاصہ:

ہمیں اوپر دیئے گئے حوالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کس طرح انسان کو اسلام ایک منفرد اور بہترین وقار عطا فرماتا ہے جو قبل اسلام بنی نوع کے لیے شاید تصور کرنا بھی مشکل ہو۔